بسم الله الرحمن الرحيم

ماہ رمضان کے آخری عشرہ اور عید الفطر کے متعلق بنیادی باتیں

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، امابعد اعوذباللہ من الشیطان الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴿ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴾ (الحجر: ۹۹)''اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ موت آجائے''

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو۔ ہر جگہ اور ہر وقت اللہ کو نگہبان ہونے کا دل میں احساس رکھو اور اس بات کا شکر ادا کرتے رہو کہ اس نے رمضان المبارک کا مہینہ نصیب فرمایا، اس مہینہ کو غنیمت سمجھ کر اس میں نیک اعمال انجام دے لو اور اپنے رب کو راضی کر کے اپنے گناہوں کی بخشش کروالو، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ''رسوا ہوا وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس میں اپنے گناہوں کو نہ بخشوا سکا'' (ترمذی للألبانی:۲۸۰۱) یہ وہ مہینہ ہے جسے دیگر مہینوں پر فضیلت و برتری حاصل ہے اور اس کے آخرہ عشرہ کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے، اب ہم اس آخری عشرہ کے متعلق چند اعمال کا ذکر کرتے ہیں اس لئے کہ نبی ﷺ عبادات میں جتنی محنت آخری عشرہ میں کرتے تھے اتنی کبھی نہیں کرتے تھے (مسلم:۱۱۷۵)

﴿اعتکاف﴾

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کثرت عبادت کی سب سے افضل طریقہ یہ ہے کہ یہ عشرہ اعتکاف میں گزارا جائے ''اعتکاف'' اللہ کے قرب حاصل کر نے کی نیت سے مسجد میں پابندی کے ساتھ مقیم ہونے کو کہتے ہیں (یہ سنت مؤکدہ ہے) کیونکہ نبی ﷺ بھی یہ عشرہ اعتکاف میں گزارتے تھے اور اپنی زندگی کا آخری سال تک اعتکاف کرتے رہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ''نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرہ اعتکاف میں گزارتے تھے اس کے بعد ان کی بیویاں بھی اعتکاف میں بیٹھنے لگیں (بخاری: ۲۰۲۶، مسلم: ۱۱۷۲)

اعتکاف میں بیٹھنے والوں پر سنت یہی ہے کہ وہ دوران اعتکاف مریض کی عیادت کے لئے نہ جائے، نماز جنازہ میں شرکت نہ کرے اور نہ کسی کام کے لئے مسجد سے باہر نکلے سوائے اس کے کہ جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو (ابوداؤد:۲۴۷۳)

﴿لیلۃ القدر﴾

رمضان کے آخری عشرہ میں اعمال کا اجر وثواب بے حساب ملتا ہے، شب قدر ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے (القدر: ۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو آپ ﷺ اس کے لئے پورے طور پر مستعد ہو جاتے، رات جاگتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی جگاتے تھے (بخاری:۲۰۲۴، مسلم: ۱۱۷۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ جب میں شب قدر کو پالوں تو کیا پڑھوں، آپ ﷺ نے فرمایا "اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي" ''اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، اس لئے مجھے معاف فرمادے'' (ترمذی: ۳۵۱۳۔ مسند احمد ۱۷۱/۱) شب قدر کو آخری عشرہ کے طاق راتوں میں تلاش کرنا چاہئے (یعنی ۲۹/۲۷/۲۵/۲۳/۲۱) (بخاری: ۲۰۱۷، مسلم: ۲۷۶۷) جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر میں شب بیداری کی (رات کو عبادت کیا) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں (بخاری: ۱۹۰۱ مسلم: ۱۷۵)۔

﴿صدقۃ الفطر﴾

اس مبارک مہینہ کے احکام میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے اختتام (ختم ہونے) پر صدقہ فطر ادا کیا جائے جو نبی ﷺ نے ہر شخص پر فرض قرار دیا ہے یعنی ہر غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے ہر ایک پر فرض قرار دیا ہے اور آپ نے حکم دیا ہے کہ یہ عید کی نماز کے لئے نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے (بخاری: ۱۵۰۳، مسلم: ۹۸۴) صدقۃ الفطر کھانے کی چیز (یعنی چاول، آٹا وغیرہ) میں سے ہر شخص پر ایک صاع (ڈھائی کیلو) فرض ہے (جو اپنے حیثیت کے مطابق ڈھائی کیلو ایسا غلہ نکالے جو وہ خود کھاتا ہو، چاہے وہ دس روپے کیلو والا کھاتا ہو چاہے وہ پچاس روپے کیلو والا کھاتا ہو)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۃ الفطر فرض قرار دیا، اس سے روزہ داران لغویات اور بے حیائی والے اقوال وافعال کے گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے جو اس سے دوران روزہ سرزد ہوتے ہیں اور مسکینوں کو کھانا بھی مل جاتا ہے (ابوداؤد: ۱۶۰۹ وحسنہ الأ لبانی) صدقۃ الفطر غلہ کے طور پر ہی نکالنا سنت سے ثابت اور افضل ہے، صدقۃ الفطر کو نماز عید کے پہلے ادا کردینا چاہئے ورنہ عام صدقہ ہوگا (ابن ماجہ لالأ لبانی: ۱۴۸۰)

ماہ رمضان کے آخری جمعہ کا لوگ عام طور سے زبردست اہتمام کرتے ہیں اور اس کو الوداعی جمعہ کہتے ہیں حالانکہ نبی ﷺ نے اپنی حیات میں نو مرتبہ رمضان کا مہینہ پایا لیکن آپ ﷺ سے اور نہ آپ ﷺ کے بعد آپ کے صحابہ سے کہیں بھی الوداعی جمعہ کے اہتمام کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے، بلکہ آپ ﷺ تو ہر جمعہ کے دن کا اہتمام کرتے تھے، اور جمعہ کی فضائل میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اسے ہفتہ کا عید کہا گیا ہے۔

﴿عید الفطر﴾

دین اسلام میں شرعی طور پر جن تہواروں کا ثبوت ملتا ہے وہ دو ہی ہیں (۱) عید الفطر (۲) عید الاضحیٰ، عید کا معنی ہے جو بار بار آئے۔

عید کے دن پہلے نماز پھر خطبہ دینا نبی ﷺ کی سنت ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ’’اللہ کے رسول ﷺ اور حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ادا کرتے تھے‘‘ (متفق علیہ/اللؤلؤ والمرجان۔۵۰۹) عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں مسنون ہیں، پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں ہیں (مؤطا امام مالک، کتاب الصلوۃ۔۴۲۹)

عید الفطر شوال کے چاند نظر آنے کے بعد سے نماز عید ادا کرنے تک کثرت سے تکبیریں کہتے رہنا چاہئے اور تکبیر کے جو الفاظ نبی ﷺ سے ثابت ہے وہ یہ ہے ’’الله اكبر، الله اكبر ، لااله الاالله، والله اكبر، الله اكبر، ولله الحمد‘‘ (السلسۃ الصحیحۃ: ۱۷۱)

نماز عید کے لئے پیدل جانا اور پیدل آنا سنت ہے (ابن ماجہ: ۱۲۹۴۔۱۲۹۵) اور عیدگاہ جانے اور آنے کا راستہ بدلنا بھی سنت ہے (بخاری:۹۸۶/۲) نماز عید کے لئے خواتین کو بھی عیدگاہ جانا چاہئے حتی کہ حیض والی خواتین کے بارے میں نبی ﷺ نے یہی حکم دیا ہے کہ وہ عیدگاہ جائیں مگر نماز ادا نہیں کریں گی البتہ مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں گی (بخاری: ۹۷۴، مسلم: ۸۹۰)

نماز عید کے لئے گھر سے نکلنے سے پہلے کچھ میٹھا یا طاق کھجور وغیرہ کھا کر نکلنا چاہئے اس لئے کہ ’’رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن عید کی نماز کے لئے نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ طاق کھجور تناول فرمالیتے تھے۔ (بخاری: ۹۵۳) نبی ﷺ نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج اچھی طرح طلوع ہوجاتا تھا (ابن ماجہ لالأ لبانی: ۱۰۰۵) اگر کسی سے عید کی نماز فوت ہوجائے یا کسی وجہ سے عیدگاہ نہ پہنچ سکے تو وہ تنہا دو رکعت ادا کرلے (بخاری:۱۴۴/۲) رمضان کے بعد شوال میں چھ روزے رکھنا سنت ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھا اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے ملالیا تو گویا اس نے سال بھر روزہ رکھا (مسلم:۱۱۶۴)

عید کے دن ایک دوسرے سے ملے تو یہ کہیں ’’تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ‘‘ (الفتح۔۴۴۶/۲) اللہ ہم سے اور آپ سے قبول فرمالے (منہاج المسلم۔۳۴۷)

بعض مسلمان عید کے دن کچھ وقت کے لیئے روزہ رکھتے ہیں، تو عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے (صحیح بخاری، باب صوم یوم الفطر ۱۹۹۰)

عید کے دن خاص کر کے گلے ملنا سنت سے ثابت نہیں، بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب سفر سے آتے تو گلے ملتے تھے لیکن عام طور سے ملاقات کرتے تو مصافحہ کرتے تھے (رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح كما المنزري ٣/ ٢٧٠ و الهيثمي ٨/ ٣٦)

وماتو فيقى الا بالله

CENTRE FOR ISLAMIC RESEARCH (CIR)
NEAR WATER PUMP HOUSE,
NEW PARASTOLI,
DORANDA, RANCHI
Contact: +919939669226
Website: www.cirglobal.org
E-mail: info@cirglobal.org